اور پیرانِ خود مست ؎

بدن ان کے موٹے، ضعیف ان کی روح مگر خواہشیں مثل طوفان نوحؑ

شاعر نے محنت کش غریبوں کی بدحالی اور جدید و قدیم درسگاہوں کے طلبہ کے احوال کو بھی بڑی دردمندی سے بیان کیا ہے۔

پھر "زاغوں کے تصرف میں عقابوں کے نشیمن" کے عنوان سے عالمانِ دین کے دورِ عروج کے بعد موجودہ پستی پر اظہارِ درد کیا ہے۔یہ حصہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، مگر جگہ نہیں کہ دو چار اشعار درج کیے جائیں۔

حق یہ ہے کہ حرفِ تلخ کو کمال صاحب نے اپنے سحرِ فن سے شیریں بنا دیا ہے۔

(ن ۔ ص)

نور منارہ: تالیف، جناب لالہ صحرائی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ تقسیم کنندہ: المنار بک سنٹر منصورہ، لاہور (کوڈ: ۵۴۵۷۰)۔سفید کاغذ پر اچھی کتابت و طباعت، سرورق دبیز آرٹ کارڈ۔ مضمون کے مطابق خوبصورت منظر، صفحات ۲۶۶، قیمت ۴۵ روپے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی درخشاں اور پرکشش شخصیت کی عکاسی کتنے ہی حضرات مختلف انداز میں کر چکے ہیں۔ مگر جو تشبیہ محترم لالہ صحرائی نے مولاناؒ کے لیے استعمال کی ہے (نور منارہ یا لائٹ ہاؤس) وہ صحیح بھی ہے اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ "لکھی جائیں گی کتابِ دل کی تفسیریں بہت"۔ خود لالہ صحرائی شاندار ادبی انداز میں مولاناؒ کی شخصیت، اخلاق، فکر، نصب العین اور عملی سرگرمیوں کے متعلق معلومات، تاثرات اور کیفیات کو پیش کرنے میں منفرد مقام تک پہنچے ہیں۔ حقیقتوں کو مسخ اور دھندلا کیے بغیر انہوں نے افسانوی اسلوب کے لباس شبنمیں میں بہ انداز دگر نمایاں کیا ہے۔ موصوف نہایت زوردار ادبی قلم رکھتے ہیں، اور یہ کتاب اس کی گل افشانیوں پر مشتمل ہے۔

چند جملے بہت اختصار کے ساتھ عرض ہیں:

———"ہمارے اس عہد میں سید ابوالاعلیٰ مودودی علیہ الرحمہ ایک ایسے ہی مبارک و مکرم شخص تھے جو اپنی زبردست ایمانی قوت اور چٹان کی مانند مضبوط کردار کے ساتھ زندگی بھر جہل کے اندھیروں سے نبرد آزما رہے۔" (ص ۱۲)

———"میں نے مولاناؒ کی سات آٹھ تالیفات اکٹھی منگوائیں جو میرے لیے راتوں کی نیندیں حرام کرنے والا لٹریچر ثابت ہوئیں۔۔۔۔۔۔ اس طرح مولانا نے مجھے گویا

پہلی نظر میں گھائل کر دیا۔" (ص ۱۹)

-----"آپ کو (مراد مولف) آج ایک غیر مسلم کے قتل پر افسوس ہو رہا ہے اور مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے' اس ملک میں مسلمان مسلمان پر ہر ظلم کرے گا' مسلمان مسلمان کا حق مارے گا' حتی کہ مسلمان مسلمان کا گلا کاٹے گا........ خود کو خادم اسلام' مجاہد اور غازی بھی کہلائے گا۔" (ص ۲۴)

-----"روایت پروری اور وضع داری کے تو مولاناؒ بادشاہ ہیں" (ص ۳۱)

یہ چند سطریں لکھنے کے بعد میرا اندازہ یہ ہے کہ اس طرح کے فقرے جمع کرنے میں بھی بات لمبی ہوجائے گی۔ میرا خیال ہے کہ بس ایک بڑا اقتباس اور شامل کردوں:

-----"طریقِ تنظیم میں مولاناؒ نے ایک نیا اہتمام یہ کیا کہ افرادِ تنظیم کے لیے عہدوں اور مناصب کی خواہش اور ان کے لیے ہر قسم کی خفی و جلی کوشش (یہاں لفظ خواہش دوبارہ استعمال کیا گیا ہے جو اچھا نہیں لگتا۔ راقم سطور) کو ناجائز قرار دے دیا۔ اور جماعتی عہدوں کے ساتھ آخرت کی جوابدہی کے گہرے احساس کو وابستہ کرکے ان عہدوں کو برتری اور چوہدراہٹ کا روپ دینے کے بجائے ایسی گراں بار ذمہ داریوں کا امین بنا دیا کہ لوگ مارے خوف کے ان سے گریز کرنے لگے۔" (ص ۴۸)

فی الواقع صحیح مقصد کے لیے کام کرنے والی کسی تنظیم کی یہ بڑی اہم علامت ہے۔

یہ چند سطریں تو محض تعارفِ کتاب کے لیے تھیں' اہلِ ذوق خود ملاحظہ فرما کر لطف اندوز ہوں۔

کتاب کے تقریباً دو تہائی حصہ میں مولاناؒ کے ارشادات' سوالوں پر دیے گئے جوابات یا لٹریچر کے اہم اقتباسات کا گنجینۂ معنی آپ کے سامنے آئے گا اور بہت سی باتوں کے ساتھ "شانِ نزول" بھی۔ یہ اقتباسات لالۂ صحرائی کے ذہنِ رسا اور ذوقِ بلند کے آئینہ دار ہیں۔ انہوں نے بہت سی فراموش کردہ باتیں ہم کو یاد دلا دی ہیں۔ داغ ہائے سینہ کو تازہ رکھنے کے لیے نادر نسخہ ہے۔ (ن۔ ص)

سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ: مصنف: پروفیسر محمد سلیم' ناشر: فاران نشریات' ۳ بہاول شیر روڈ' مزنگ لاہور۔ ضخامت: ۹۷ صفحات --- قیمت ۵۰ روپے